برائی پر زبان کھولنا اللہ کو پسند نہیں

Qur'an Kaay Moti

RAMADAN-2020

Lesson-6

Al-Huda International

AL-HUDA
Publications (Pvt) Ltd.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآ ن کے موتی

برائی پر زبان کھولنا اللہ کو پسند نہیں

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَنْ ظُلِمَ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيعًا عَلِيمًا (النساء: 148)

اللہ بری بات کےساتھ آواز بلند کرنے کو پسند نہیں کرتا مگر جس پرظلم کیاگیاہو اور اللہ خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔

لَا يُحِبُّ — نہیں پسند کرتا
اللّٰهُ — اللہ

الْجَهْرَ — آواز بلند کرنا
بِالسُّوْٓءِ — ساتھ بری
مِنَ الْقَوْلِ — بات کے

اِلَّا — مگر
مَنْ — جس پر
ظُلِمَ — ظلم کیا گیا ہو

وَ كَانَ — اور ہے
اللّٰهُ — اللہ
سَمِيْعًا — خوب سننے والا
عَلِيْمًا — خوب جاننے والا (148)

انسان خطا کا پتلہ ہے، انسان سے انسانوں کے حق میں کوتاہی ہو جاتی ہے

اور اللہ کی بارگاہ میں بھی نافرمانی ہو جاتی ہے، دن رات گناہ ہوتے
ہیں لیکن گناہوں کے بعد ان پر شرمندہ ہونا، توبہ کرنا یہ بندہ مومن کی
شان ہوتی ہے

لیکن ان پر فخر کرنا، یا ان گناہوں کی کھلم کھلا تشہیر
کرنا، یہ گناہ پر گناہ کرنا ہے

گناہ کرنے کے بعد اگر انسان توبہ کر لیتا ہے تو ایسے ہو جاتا
ہے گویا اس نے گناہ کیا ہی نہ ہو

لیکن اگر وہ اصرار کرتا ہے تو دل سیاہ ہو جاتا ہے، بے حس ہو جاتا
ہے اور یوں انسان اللہ کی رحمت سے دور ہوتا چلا جاتا ہے

گناہوں کی تشہیر کرنے کو ناپسند کیا گیا ہے کیونکہ اس میں
بہت سی قباحتیں ہیں

ایسا شخص دوسروں کو بھی گناہ کی دعوت دے رہا ہوتا ہے تو
قیامت کے دن وہ دوسروں کے گناہوں کا بوجھ بھی اٹھائے گا

خصوصاً وہ لوگ جو معاشرے میں گناہ کو عام کرتے ہیں

ان کے لئے قرآن میں دنیا اور آخرت میں دردناک
عذاب کی بشارت دی گئی ہے

جس قوم میں فحاشی علانیہ ظاہر ہو جاتی ہے تو ایک حدیث کے مطابق ان میں طاعون اور ایسی بیماریاں پھیلنے لگتی ہیں جو ان سے پہلے کے لوگوں میں کبھی سنی بھی نہ گئی ہوں

گناہ کی تشہیر ناپسندیدہ کام ہے، صحت مند معاشرے کے لیے جو چیز ضروری ہے وہ یہ ہے کہ لوگ ایک دوسرے کی خوبیوں کا چرچا کریں

نیکیوں کو عام کریں، خیر کی دعوت دیں، لیکن برائیوں کا نہیں

خوبیوں کے چرچے سے معاشرے میں مثبت اقدار کو فروغ ملتا ہے

لیکن لوگوں کے عیب بیان کرنا اور خاص طور پر مجلسوں میں لوگوں کی برائیوں کا چرچا کرنا

یہ قابلِ اعتراض بات ہے

اگر کسی انسان سے کوئی غلطی ہو جائے تو اسے تنہائی میں سمجھانا چاہیئے

اس کی تشہیر نہیں کرنی چاہیے

لیکن ایک صورت اس سے مبرا ہے جس کا ذکر اس آیت میں آتا ہے

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ
اِلَّا مَنْ ظُلِمَ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا

اللہ بری بات کے ساتھ آواز بلند کرنے کو پسند نہیں کرتا مگر جس پر ظلم کیا گیا ہو اور اللہ خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔
(النساء:148)

برائی پھیلانے کی ممانعت

شریعت نے تاکید کی ہے کہ کسی کے اندر برائی دیکھو تو
اس کا چرچا نہ کرو بلکہ تنہائی میں اس کو سمجھاؤ

الْجَهْرَ بِالسُّوءِ

- برے اقوال
- تکلیف دہ
- غم پہنچانے والے

- بدتمیزی
- گالی گلوچ
- تہمت لگانا
- بد اخلاقی سے پیش آنا

ایسے تمام اقوال سے منع کیا گیا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے

[تفسیر السعدی]

اچھی گفتگو پسندیدہ ہے

ذکر الٰہی

اچھا اور نرم پاکیزہ کلام

دوسروں کے ساتھ اچھے طریقے سے پیش آنا

[تفسیر السعدی]

مظلوم کے لیے ظلم بیان کرنے کی رخصت

اِلَّا مَنْ ظُلِمَ

مظلوم کو ظلم کے اظہار کی رخصت ہے

وہ اپنے اوپر کیے ہوئے ظلم کا اظہار کر سکتا ہے

لہذا مظلوم کے لیے ظالم کے خلاف بددعا کا اظہار کرنا جائز ہے۔

مظلوم اپنے اوپر کیے گیے ظلم کا ذکر کر سکتا ہے۔

اگر ظلم کی صورت میں کسی نے اس کو برا بھلا کہا ہو تو وہ اس کو ویسا ہی جواب دے سکتا ہے

ابن جزي:1/216

مظلوم کو ظلم کے اظہار کی رخصت دینے میں حکمت

اللہ نے مظلوم کو بری بات کے اظہار کی رخصت اس لیے دی ہے تاکہ وہ اپنا غصہ ٹھنڈا کرلے اور تاکہ وہ تلوار کی طرف یا ہاتھ سے دبوچنے کی طرف چھلانگ نہ لگائے۔

ابن عاشور:6/6

حسن بصری کہتے ہیں کہ مظلوم ظالم کو بددعا نہ دے بلکہ کہے: اے اللہ
اس کے خلاف میری مدد کر،
اے اللہ اس سے میرا حق نکلوا دے

لیکن اس کے باوجود معاف کردینا اور ظلم و زیادتی میں مقابلہ نہ کرنا پسندیدہ ہے

برائی کو بیان کرنے کی کچھ دیگر مستثنی صورتیں

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب وہ اندر آیا تو نبی ﷺ نے اسے اپنے قریب کیا اور اپنے پاس بٹھایا،
جب وہ چلا گیا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ کیا آپ نے اس شخص کے متعلق اس طرح نہیں فرمایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں! لیکن (بات یہ ہے کہ) یقینا سب سے بدترین آدمی وہ ہوگا جسے لوگوں نے اس کے شر سے بچنے کے لئے چھوڑ دیا ہوگا

[مسند أحمد: 24798]

آیت کے اختتام میں اللہ کی دو صفات " سَمِيعًا عَلِيمًا "

وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا

چونکہ آیت برے، اچھے اور مباح کلام کے احکام پر مشتمل ہے اس لیے اللہ تعالی نے آگاہ فرما دیا کہ وہ سننے والا ہے، تمہارے اقوال سنتا ہے اس لیے ایسی بات کہنے سے بچو جو تمہارے رب کی ناراضی کا باعث بنے اور وہ تمہیں سزا دے۔

اس آیت میں اچھی بات کہنے کی بھی ترغیب ہے

عَلِيمًا

نیتوں اور اقوال کو جانتا ہے

[تفسیر السعدی]

مظلوم کو بدلہ لینے کی اجازت ہے

وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُونَ () وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ () وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ

اور جب ان پر زیادتی ہوتی ہے تو وہ بدلہ لے لیتے ہیں اور برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے۔ پھر جو کوئی معاف کردے اور صلح کرلے تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے۔ وہ ظالموں کو قطعاً پسند نہیں کرتا۔ اور جو شخص ظلم ہونے کے بعد بدلہ لے لے تو اس پر کوئی الزام نہیں۔ (الشوری:41-39)

صاحب حق کو بات کرنے کی اجازت

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ سے (اپنے قرض کا) تقاضا کرنے آیا، اور سخت گفتگو کرنے لگا۔ صحابہ غصے سے اس کی طرف بڑھے لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو۔ کیونکہ صاحب حق کو کہنے کا حق رکھتا ہے۔

پھر آپ نے فرمایا: اس کے (قرض والے) جانور کی عمر کا ایک جانور اسے دے دو۔

صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ! اس سے زیادہ عمر کا (جانور) تو موجود ہے۔ (لیکن اس عمر کا نہیں) تو آپ نے فرمایا: اسے وہی دے دو۔ کیونکہ سب سے اچھا آدمی وہ ہے جو دوسروں کا حق پوری طرح ادا کرے [صحیح البخاری:2306]

اپنے اوپر ہونے والے ظلم کے اظہار کی اجازت ہے

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول ! میرا ایک ہمسایہ ہے جو مجھے اذیت دیتا ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے فرمایا: جاؤ اپنا سامان نکال کر راستے پر رکھ دو پس وہ گیا اور اس نے اپنا سامان باہر نکال دیا۔

تو لوگ وہاں جمع ہو گئے اور پوچھنے لگے تمہارا معاملہ کیا ہے؟ اس نے کہا: میرا ہمسایہ مجھے اذیت دیتا ہے جب میں نے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کو یہ بات بتائی تو آپ نے فرمایا: جاؤ اپنا سامان نکال کر راستے پر رکھ دو۔ لوگ کہنے لگے اے اللہ ! اس ہمسائے پر لعنت بھیج، اے اللہ ! اسے رسوا کر۔ یہ بات ہمسائے تک پہنچی تو وہ اس کے پاس آیا اور کہا: اپنے گھر واپس چلے جاؤ، اللہ کی قسم اب میں تمہیں اذیت نہیں دوں گا۔

[صحيح الأدب المفرد: 92/124]

بدلہ لینے سے بہتر معاف کرنا ہے

إِنْ تُبْدُوا خَيْرًا أَوْ تُخْفُوهُ أَوْ تَعْفُوا عَنْ سُوءٍ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيرًا

اگر تم کوئی نیکی ظاہر کرو یا اسے چھپاؤ یا کسی برائی سے درگزر کرو تو بے شک اللہ بہت معاف کرنے والا بہت قدرت رکھنے والا ہے۔

(النساء :149)

نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کا ظلم کو معاف کرنے کی وصیت کرنا

علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کی تلوار کے دستے میں یہ لکھا ہوا پایا ،جو تم پر ظلم کرے اس سے درگزر کرو ، رشتہ توڑنے والے سے رشتہ جوڑو، جو تمہارے ساتھ برا کرے اس کے ساتھ احسان کرو اور حق بات کرو اگرچہ اپنے خلاف ہو۔

[صحیح الترغیب والترھیب: 2467]

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ اسلام میں یا مسلمانوں میں سے سب سے پہلے جس آدمی کا ہاتھ کاٹا گیا تھا، لوگ اسے لے کر نبی ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ! اس نے چوری کی ہے، جس پر رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ اڑ گیا،

کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ ! ﷺ یعنی وہ کہہ رہا تھا کہ کیا ہوا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا تم لوگ اپنے ساتھی کے متعلق شیطان کے مددگار ثابت ہوئے، جبکہ اللہ عزوجل معاف کرنے والا اور معافی کو پسند فرماتا ہے۔

اور کسی حاکم کے لیے یہ جائز نہیں کہ اس کے پاس حد کا کوئی مقدمہ آئے اور وہ اسے نافذ نہ کرے، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ

انہیں معاف کرنا اور درگزر کرنا چاہیے تھا، کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہیں معاف کر دے اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ (النور22)

کسی سے کوئی بڑے سے بڑا گناہ ہو جائے اور وہ اللہ سے معافی مانگ لے اور اس کا گناہ چھپ جائے

تو پھر اس کو کسی عدالت میں جا کے اقرار کرنے کی ضرورت نہیں

جس چیز کو اللہ نے چھپا دیا اس کو چھپا ہی رہنے دینا چاہیئے

لیکن اگر کوئی معاملہ حاکم تک پہنچ جائے تو پھر اس کو حد نافذ کرنا ضروری ہوتا ہے

لیکن عام طور پر دو لوگوں کے درمیان کوئی معاملہ ہوا ہے تو کسی عدالت میں جانے کے بجائے ایک دوسرے کو معاف کر کے درگزر کر دینا چاہیئے

معاف کرنے سے عزت میں اضافہ ہوتا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا کہ درگزر کیا کرو، اللہ تمہیں عزت دے گا

[الترغیب والترھیب:2463]

وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلاَّ رَفَعَهُ اللّٰهُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، صدقہ مال کو کم نہیں کرتا،
اور معاف کرنے سے اللہ بندے کی عزت ہی میں اضافہ کرتا ہے، جو اللہ کے لیے تواضع اختیار کرتا
ہے اللہ اس کو بلندی عطا کرتا ہے [صحیح مسلم:6757]

ما نقصت صدقة من مال
وما زاد اللّه عبدا "بعفو إلا عزا"
وما تواضع أحد للّه إلا رفعه اللّه

اللہ تعالیٰ کی صفت "محبت" کا اثبات

اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے

امام ابن تیمیہ کہتے ہیں کہ کتاب و سنت اور مسلمانوں کا اجماع ہے کہ اللہ اپنے مومن بندوں سے محبت کرتا ہے اور وہ اس سے محبت کرتے ہیں جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے

وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِ

ایمان والے سب سے زیادہ اللہ ہی سے محبت رکھتے ہیں۔

[البقرۃ:165]

وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِ

اللہ تعالی کس سے محبت کرتا ہے؟

محسنین سے محبت کرنے والا

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ

بے شک اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے

(البقرۃ:195)

متقین سے محبت کرتا ہے

فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ

پس بے شک اللہ متقین سے محبت کرتا ہے۔

(آل عمران:76)

اللہ جس سے محبت کرتا ہے اس کا اعلان کرتا ہے

جب اللہ تعالی کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو جبریل علیہ السلام کو بلاتے ہیں، اور ان سے کہتے ہیں کہ بے شک میں اپنے اس بندے سے محبت کرتا ہوں ، تم سب اس سے محبت کرو،

تو جبریل علیہ السلام حاملین عرش میں اس کا چرچا کرتے ہیں تو آسمان والے حاملین عرش کی ملی جلی آوازوں کا شور سنتے ہیں ،تو ساتویں آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔

پھر ہر ایک آسمان والے اس سے محبت کرتے ہیں یہاں تک کہ اس کی مقبولیت آسمان دنیا تک آجاتی ہے۔

پھر اس کا ذکر زمین پر اتر آتا ہے پھر زمین والے اس سے محبت کرتے ہیں۔

[مختصر العلو للالبانی:1/75]

.. الْجَهْرَ بِالسُّوءِ...

گناہ کو ظاہر کرنا اللّٰہ کو پسند نہیں

گناہ کو ظاہر کرنے کی ممانعت

سب سے بڑا گناہ "اعلانیہ نافرمانی کرنا"

ایک شخص علی الاعلان گناہ کا ارتکاب کرتا ہے یا وہ چھپ کر گناہ کا ارتکاب کرتا ہے پھر اللّٰہ عزوجل اس پر پردہ ڈال دیتا ہے لیکن پھر وہ اللّٰہ کے اس گناہ پر پردہ ڈالنے کو کم تر سمجھتے ہوئے اس گناہ کے بارے میں لوگوں کو بتاتا ہے

تو یہ اللّٰہ کو ناپسند ہے

اللّٰہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ

إِلَّا مَنْ ظُلِمَ

وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا

148 النساء

گناہ کو کھلم کھلا کرنا ناقابل معافی گناہ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری تمام امت کو معاف کیا جائے گا سوائے گناہوں کو کھلم کھلا کرنے والوں کے اور گناہوں کو کھلم کھلا کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ ایک شخص رات کو کوئی (گناہ کا) کام کرے اور اس کے باوجود کہ اللہ نے اس کے گناہ کو چھپا دیا ہے مگر صبح ہونے پر وہ کہنے لگے کہ اے فلاں! میں نے کل رات فلاں فلاں برا کام کیا تھا۔ رات گزر گئی تھی اور اس کے رب نے اس کا گناہ چھپائے رکھا، لیکن جب صبح ہوئی تو وہ خود اللہ کے پردے کو کھولنے لگا۔ [صحیح البخاری:6069]

گناہ کرکے لوگوں کو بتانے والے

ابن حجر کہتے ہیں کہ المجاھِر سے مراد وہ شخص ہے جو اپنی نافرمانی کو ظاہر کرے،

گناہ کے اظہار کی تین قسمیں

المجاهرة

وہ گناہ کو کھلم کھلا کرتا ہے

یہ کہ جس نافرمانی کے فعل کو اللہ نے پردہ میں رکھا ہے اس کا اظہار کرنا

گویا کہ ایک شخص فخر کا اظہار کرتے ہوئے یا اللہ کے پردے ڈالنے کو حقیر جانتے ہوئے لوگوں کو (اپنا گناہ) بتاتا ہے تو ایسے لوگ اللہ کی درگزر اور معافی سے فائدہ نہیں اٹھاتے

فاسق لوگوں کا ایک دوسرے کو نافرمانیوں کے بارے میں بتانا اور ان کے بارے گفتگو کرنا

گناہ اور نافرمانی دنیا و آخرت میں برے انجام کا سبب

اور جو گزشتہ اقوام اور سابقہ لوگوں کے سیرت و کردار میں غور کرتا ہے تو وہ اس بات عیاں اور واضح پاتا ہے کہ

وہ کیا چیز تھی جس نے آدم کو جنت سے نیچے اتروادیا؟

وہ کیا چیز تھی جس نے قومِ نوح کو ڈبودیا؟

اور وہ کیا تھا جس نے قوم عاد کو ایک تندوتیز سرکش آندھی سے ہلاک کردیا ؟

اور وہ کیا چیز تھی جس نے قومِ ثمود کو کڑک کے عذاب سے ہلاک کردیا؟

اور کس چیز نے قومِ لوط کی بستیوں کو الٹا دیا اور اس کے بعد ان پر آسمان سے پتھر برسائے گئے؟

تو وہ کیا چیز تھی جس کی وجہ سے فرعون اور اس کے لشکر کوڈبودیا گیا؟

اور دیگر اقوام اور دوسرے لوگ کس چیز کی وجہ سے تباہ ہوگئے،یہ گناہ اور ان کو کھلم کھلا کرنا ہی تھا۔

ابن بطال کہتے ہیں کہ گناہ کے اظہار کرنے میں اللہ اور اس کے رسول اور نیک مومنوں کے حق کو حقیر جاننا ہے اور اس میں ایک طرح سے ان کی مخالفت کرنا بھی ہے، اور گناہوں کو چھپانا ان کو ہلکا سمجھنے سے بچنا ہے ،

کیونکہ گناہ گناہ کرنے والے لوگوں کو ذلیل کر دیتے ہیں

اور اگر یہ گناہ ایسے ہوں جن پر حد قائم ہوتی ہو تو یہ حد لگنے کے موجب بنتے ہیں اور اگر یہ گناہ ایسے ہوں جن پر حد قائم نہ ہوتی ہو تو تعزیر لگنے کے موجب بنتے ہیں،

گناہ کو کھلم کھلا کرنے پر دوسروں کے لیے گناہ کے راستے آسان ہو جاتے ہیں

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہدایت کی دعوت دی اسے اس ہدایت کی پیروی کرنے والوں کے اجر کے برابر اجر ملے گا اور ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جس شخص نے کسی گمراہی کی دعوت دی، اس پر اس کی پیروی کرنے والوں کے برابر گناہ (کا بوجھ) ہوگا اور ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی

[صحیح مسلم:6980]

گناہوں کو ظاہر کرنے کی دیگر صورتیں

عورتوں کا زینت اختیار کر کے بازاروں میں جانا

یہ عملی طور پر گناہ کو ظاہر کرنا ہے

کھلم کھلا شراب پینا وغیرہ

اللہ کے نزدیک ناپسندیدہ اقوال

غیبت

کبیرہ گناہ ہے

وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ

اور نہ تم میں سے کوئی دوسرے کی غیبت کرے، کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنے بھائی کا گوشت کھائے، جبکہ وہ مردہ ہو، سو تم اسے ناپسند کرتے ہو اور اللہ سے ڈرو، یقینا اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا، نہایت رحم والا ہے [الحجرات:12]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ان لوگوں کی جماعت جو صرف زبان سے ایمان لائے ہو اور ان کے دلوں میں ایمان داخل نہیں ہوا! مسلمانوں کی غیبت مت کیا کرو اور نہ ان کی عزت وآبرو کے درپے ہوا کرو۔

اس لیے کہ جو کسی کی عزت کے درپے ہوتا ہے اللہ اس کی عزت کے درپے ہو جاتا ہے اور جس کی عزت کے درپے اللہ ہو جائے تو اس کو اس کے گھر میں ہی رسوا کر دیتا ہے۔ [سنن أبي داود:4882]

چغلی

عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے بہترین بندے وہ ہوتے ہیں کہ انہیں دیکھ کر اللہ یاد آجائے،

اور اللہ کے بدترین بندے وہ ہوتے ہیں جو چغل خوری کرتے ہیں، دوستوں کے درمیان تفریق پیدا کرتے ہیں، باغی، بیزار اور سرکش ہوتے ہیں

[مسند أحمد:17998]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے۔ پس دو قبروں پر ہمارا گزر ہوا۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے، ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ پس آپ ﷺ کا رنگ متغیر ہونے لگا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے کرتے کی آستینیں کانپنے لگیں۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا بات ہے؟

آپ نے فرمایا: کیا تم وہ نہیں سن رہے جو میں سن رہا ہوں؟ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! وہ کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ دونوں آدمی اپنی قبروں میں ہلکے سے گناہ میں سخت عذاب دیے جا رہے ہیں۔ ہم نے عرض کیا: یہ کس گناہ کا عذاب ہے؟ فرمایا: ان میں سے ایک تو پیشاب کی چھینٹوں سے پرہیز نہیں کرتا تھا اور دوسرا لوگوں کو اپنی زبان سے تکلیف پہنچاتا تھا اور ان میں چغل خوری کیا کرتا تھا۔

[صحیح الترغیب والترھیب:2823]

عیب جوئی

رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے فرمایا: اگر کوئی شخص تمہیں برا بھلا کہے اور تمہیں تمہاری کسی بات پر جو وہ جانتا ہو عار دلائے تو تم اس کے عیب پر جو اس میں ہو اسے عار مت دلانا، بلاشبہ اس کا وبال اسی پر ہو گا۔

سنن أبي داود:4086

طعنہ زنی

وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُمَزَةٍ

بڑی ہلاکت ہے ہر بہت طعنہ دینے والے، بہت عیب لگانے والے کے لیے

(الہمزۃ:1)

رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے فرمایا: مومن لعن طعن کرنے والا، فحش گو اور بیہودہ گو نہیں ہوتا

[مسند أحمد:3839]

رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے فرمایا: جس نے کسی مومن پر لعنت بھیجی تو یہ اس کو قتل کرنے کے برابر ہے اور جو شخص کسی مومن پر کفر کا الزام لگائے تو یہ بھی اس کو قتل کرنے کے برابر ہے

[صحيح البخاري:6047]

رسوا کرنا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : بے شک سب سے بڑا سود یہ ہے کہ انسان ناحق کسی مسلمان کی عزت سے کھیلے [سنن أبي داود:4878]

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی کی آبرو ریزی کرنا سب سے بڑا سود ہے [السلسلة الصحيحة:1433]

زبان سے اذیت دینا

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں عورت کثرت سے نماز، روزہ اور صدقہ کرنے میں مشہور ہے لیکن وہ اپنی زبان سے اپنے پڑوسیوں کو ستاتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جہنمی ہے۔

پھر اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں عورت نماز، روزہ، اور صدقہ کی کمی میں مشہور ہے اور وہ صرف پنیر کے چند ٹکڑے صدقہ کرتی ہے لیکن اپنی زبان سے اپنے پڑوسیوں کو نہیں ستاتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جنتی ہے۔ [مسند أحمد:9675]

زبان آوری کرنا

رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے فرمایا:یقینا اللہ عزوجل ایسے آدمی سے غصے ہوتا ہے جو بہت باتیں بنائے جو اپنی زبان کو ایسے چلائے جیسے گائے اپنی زبان چلاتی ہے(اور لپیٹ لپیٹ کر گھاس کھاتی ہے)

[سنن ابی داود:5007]

فحش گوئی

نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے فرمایا: فحش گوئی اور زیادہ باتیں کرنا نفاق کے دو شعبے ہیں۔

[سنن الترمذي :2027]

گالی گلوچ

عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے فرمایا:بے شک اللہ نے میری طرف وحی نازل فرمائی ہے کہ تواضع اختیار کرو ،نہ کوئی کسی کے خلاف سرکشی نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر فخر کرے۔

تو میں نے عرض کیا:اے اللہ کے رسول ! اگر کوئی مجھے ایسے مجمع میں گالی دے جو لوگ حیثیت میں مجھ سے کم ہوں، اس پر میں اسے جواب دوں تو کیا اس پر بھی مجھے گناہ ہوگا؟ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے فرمایا:دو گالی گلوچ کرنے والے دو شیطان ہیں ، ایک دوسرے کی آبروریزی کرتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں

[صحیح الأدب المفرد:330]

لڑائی جھگڑا کرنا

نبی ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ کے ہاں سب سے زیادہ ناپسندیدہ وہ آدمی ہے جو سخت جھگڑالو ہو [صحیح البخاري:2457]

قیل و قال

نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تمہارے لیے تین باتیں پسند نہیں کرتا (1)۔ بلاوجہ کی گپ شپ، (2)۔ مال کو ضائع کرنا، (3)۔ اور کثرت سوال۔ [صحیح البخاری:1477]

لا یعنی گفتگو

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسان کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ بے فائدہ چیزوں کو چھوڑ دے [سنن الترمذی:2318].

گناہوں کو کھلم کھلا بیان کرنا سخت ناپسندیدہ ہے

رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری تمام امت کو معاف کیا جائے گا سوائے گناہوں کو کھلم کھلا کرنے والوں کے اور گناہوں کو کھلم کھلا کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ ایک شخص رات کو کوئی (گناہ کا) کام کرے اور اس کے باوجود کہ اللہ نے اس کے گناہ کو چھپا دیا ہے مگر صبح ہونے پر وہ کہنے لگے کہ اے فلاں ! میں نے کل رات فلاں فلاں برا کام کیا تھا۔ رات گزر گئی تھی اور اس کے رب نے اس کا گناہ چھپائے رکھا، لیکن جب صبح ہوئی تو وہ خود اللہ کے پردے کو کھولنے لگا۔ [صحیح البخاری:6069]

کسی کے اوپر فتوی جاری کرنا کہ اللہ تمہیں نہیں بخشے گا

رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنی اسرائیل میں دو آدمی ایک دوسرے کے بھائی بنے ہوئے تھے۔ ان دونوں میں سے ایک تو گناہ گار تھا اور دوسرا عبادت میں کوشش کرنے والا تھا۔ عبادت کی جدوجہد میں لگے رہنے والا ہمیشہ دوسرے کو گناہ کرتے ہی دیکھتا تھا اور اسے کہتا تھا کہ ان (گناہوں) سے رک جاؤ۔ ایک روز اس نے اسے کوئی گناہ کرتے ہوئے پایا تو اس سے کہا کہ (اس گناہ سے) رک جاؤ، تو گناہ گار نے کہا کہ مجھے میرے رب کے ساتھ چھوڑ دو۔ کیا تم مجھ پر نگران بنا کر بھیجے گئے ہو؟ اس نے کہا کہ اللہ کی قسم اللہ تمہاری مغفرت نہیں کرے گا یا یہ کہا کہ اللہ تمہیں جنت میں داخل نہیں کرے گا۔

چنانچہ ان دونوں کی روحیں قبض کر لی گئیں اور وہ دونوں رب العالمین کے ہاں جمع ہوئے، تو اللہ نے اس عبادت میں کوشش کرنے والے سے فرمایا: کیا تو مجھے جانتا تھا؟ یا جو میرے ہاتھ میں ہے تجھے اس پر قدرت حاصل تھی؟ اور پھر گناہ گار سے فرمایا: جاؤ میری رحمت سے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ اور دوسرے کے متعلق فرمایا: اسے آگ میں لے جاؤ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس نے ایسی بات کہہ دی جس نے اس کی دنیا اور اس کی آخرت تباہ کر کے رکھ دی

[ابوداود:4903]

اللہ کے پسندیدہ اقوال

نیک عمل کرنا اور اس کی طرف دعوت دینا

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا
وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ

اور بات کے اعتبار سے اس سے اچھا کون ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل
کرے اور کہے کہ بے شک میں فرماں برداروں میں سے ہوں (فصلت: 33)

نصیحت کی بات کرنا

اچھی گفتگو کرنا

وَقُلْ لِعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْزَغُ
بَيْنَهُمْ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوًّا مُبِينًا

اور میرے بندوں سے کہہ دو، وہ بات کہیں جو سب سے اچھی ہو،
بے شک شیطان ان کے درمیان جھگڑا ڈالتا ہے۔ بے شک شیطان
ہمیشہ سے انسان کا کھلا دشمن ہے۔ (الاسراء:53)

طیب گفتگو کرنا صدقہ ہے

نبی ﷺ نے فرمایا: اچھی بات بھی صدقہ ہے۔

[صحيح البخاري]

حکیم کہتے ہیں کہ جس میں تین اوصاف پائے جاتے ہیں وہ نیکی کو پہنچ جاتا ہے:

سخاوت،

اور تکلیف پر صبر کرنا،

اور عمدہ کلام

[الصبر والثواب علیہ لابن ابی الدنیا]

نرم گفتگو کرنا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک جنت میں ایک منزل ایسی ہے جس کا اندر باہر اور باہر اندر سے نظر آتا ہے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے پوچھا اے اللہ کے رسول! وہ کس شخص کو ملے گی؟

آپ نے فرمایا: جو گفتگو میں نرمی کرے، کھانا کھلائے اور رات کو جب لوگ سو رہے ہوں تو اللہ کے لیے قیام کرے۔

[مسند احمد:6615]

اپنا اخلاق اچھا رکھنا

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ
نبی ﷺ بدزبان اور فحش گو نہیں تھے

آپ فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جس کے اخلاق
سب سے اچھے ہوں [صحیح البخاری:3559]

دوسروں کو زبان سے سلامتی دینا

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول
اللہ ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ اعمال میں سب سے افضل کونسا
عمل ہے؟ آپ نے فرمایا: نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا۔ میں نے کہا پھر کونسا اے
اللہ کے رسول ﷺ ؟
آپ نے فرمایا کہ لوگ تمہاری زبان سے محفوظ رہیں
[صحیح الترغیب والترھیب:2852]

حق پر رہتے ہوئے جھگڑا چھوڑنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ذمہ دار ہوں جنت میں ایک جانب محل کا، اس شخص کے لیے جو حق پر رہتے ہوئے جھگڑا چھوڑ دے،

اور جنت کے درمیان میں ایک محل کا جو مزاح میں بھی جھوٹ چھوڑ دے،

اور جنت کی اعلی منازل میں ایک محل کا، اس شخص کے لیے جو اپنے اخلاق کو عمدہ بنا لے [سنن ابی داود:4802]

دوسروں کے عیبوں کی پردہ پوشی کرنا

لغو سے اجتناب کرنا

دعا

اللّٰہ سے اس کے پسندیدہ کاموں کی توفیق مانگنا

اے میرے رب ! مجھے توفیق دے کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں، جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی ہے اور یہ کہ میں نیک عمل کروں، جسے تو پسند کرے اور اپنی رحمت سے مجھے اپنے نیک بندوں میں داخل فرما [النمل:19]

زبان کی درستگی کی دعا کرنا

اللَّهُمَّ اهْدِ قَلْبِي وَسَدِّدْ لِسَانِي وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ قَلْبِي

اے اللہ میرے دل کو راہ نمائی عطا فرما، میری زبان کو درستگی عطا فرما اور میرے دل کے کینے کو دور فرما

[مسند احمد:1997]

Alhuda International 2020

دوسروں پر ظلم کرنے سے پناہ مانگنا

اللَّهُمَّ إِنِّى أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ

اے اللہ! میں فقر و فاقہ، قلت اور ذلت سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور اس بات سے تیری پناہ میں آتا ہوں کہ میں کسی پر ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے

[سنن أبي داود:146]

Alhuda International 2020

غصے کی حالت میں جس پر کوئی زیادتی کی ہو اس کے لیے دعا کرنا

جس مومن کو میں تکلیف دوں یا اس کو برا کہوں یا اسے سزا دوں تو تو اسے اس کے لئے کفارہ اور باعث قرب بنا دے کہ وہ قیامت کے دن اس سے تیرے قریب ہو

[صحیح مسلم:6787]

غصے کی حالت میں حق بات کہنے کی توفیق مانگنا

وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ

اے اللہ خوشی اور غصے کے وقت حق بات کہنے کی توفیق مانگتا ہوں۔

✓ کرنے کے کام

- ✓ اگر کوئی ظلم کرے تو اس کو معاف کر دیں
- ✓ لوگوں سے درگزر سے کام لیں
- ✓ جو کچھ ان کے پاس ہے ان پر نظر نہ رکھیں
- ✓ برائی کا جواب احسن طریقے سے دیں
- ✓ جاہلوں سے اعراض کریں
- ✓ اپنی زبان کی حفاظت کریں
- ✓ فائدے کی بات کریں ورنہ خاموش رہیں
- ✓ زبان سے اللہ کی پسند کی بات ہی کریں
- ✓ لایعنی اور بے کار گفتگو سے بچیں
- ✓ کسی کے تکلیف پہنچانے پر اس کے لیے دعائے خیر کر دیں
- ✓ تکلیف دینے والوں سے بدلہ نہ لیں اور ان سے خیر کی توقع رکھیں
- ✓ ظالم کے حق میں بھی دعائے خیر کر دیں